احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | منگل - ۲۶ - جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۲۲ - فتح ۱۳۷۱ ہش، ۲۲ - دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطرات کا مقام

آخری طور پر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کسی کی کیا نیت ہے اس لئے نیت کی پہلی اصلاح تو یہ ہونی چاہیئے اور وہ پہلا اور سب سے اہم قدم ہے کہ انسان غور کرے کہ میں کیوں (تارک وطن) بن کر اپنے وطن سے نکلا تھا۔ اور اگر نیت میں اس بات کا غلبہ نہ ہو کہ میں اللہ کی طرف جا رہا ہوں اور خدا کے ساتھ تعلق کیلئے مجھے وہاں زیادہ سازگار ماحول میسر آئے گا۔ اور خدمت دین کی آزادی میسر ہوگی تو پھر ایسا شخص خطرات کے مقام پر کھڑا ہے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔ کیونکہ جب متناقض جہات میں سے ایک کو چھوڑ کر انسان دوسری طرف آ جاتا ہے تو پھر پہلی جگہ دور ہو جاتی ہے اور جس کی طرف جاتا ہے وہ نزدیک ہوتی جاتی ہے۔ یہی مطلب توبہ کا ہے کہ جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دل بدن اسی کی طرف چلتا ہے تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو جس کے نزدیک ہوتا ہے اسی کی بات سنتا ہے۔ اس لئے ایسے انسان پر جو عملی طور پر شیطان سے دور اور خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیوض اور برکات کا نزول ہوتا ہے اور سفلی آلائشوں کا گند اس سے دھویا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۰۹)

حصول قرب الٰہی کیلئے عاجزی و انکساری پیدا کرنی چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

جہاں تک عبادت کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خزائن بھرے پڑے ہیں خدا تعالیٰ کو ہماری عبادت کی نہ خواہش ہے اور نہ اسے اسکی کوئی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ کیونکہ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے اربوں ارب مخلوقات کو ہر وقت اپنی عبادت۔ تسبیح اور تحمید میں لگایا ہوا ہے۔ اس کی ہر مخلوق اس کے حکم کے مطابق اسکی عبادت اور اطاعت میں اپنی زندگی کے دن گزار رہی ہے۔ اس لئے اسے نہ تمہاری عبادت کی پرواہ ہے اور نہ اسے اسکی ضرورت ہے۔ لیکن ہمیں اپنی جسمانی اور روحانی حیات کے لئے اس کی اطاعت اور عبادت کی ضرورت ہے۔

ہماری کتب میں ایک واقعہ حضرت ابو یزید بسطامیؒ کے متعلق آتا ہے۔ اس سے ہمیں بڑا اچھا سبق ملتا ہے۔

حضرت ابو یزید بسطامی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو ہر تکلیف میں ڈالا اور دن اور رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارے اور یہ سلسلہ ۳۰ سال تک چلتا چلا گیا۔ ان تیس سالوں میں میں نے دن کی گھڑیوں کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارا اور رات کو بھی اسی کے لئے قیام کیا۔ میں نے اس کی خاطر اپنے نفس کو ہر مشقت میں ڈالا۔ یعنی میں بہت ہی کم سویا۔ اور بہت ہی کم خوراک استعمال کی اور ہر قسم کی ریاضت کی۔ لیکن ان تیس سالوں کی عبادت کے بعد ایک دن ایک وجود میرے سامنے آیا اور اس نے مجھے کہا اے ابو یزید اللہ تعالیٰ کے خزانے عبادت سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں اگر تمہاری عبادت شامل نہ بھی ہو تب بھی ان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم محض ان عبادتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے قرب اور اسکی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تم اس تک پہنچنا چاہتے ہو (۔) تو تمہیں اپنے اندر عاجزی۔ ذلت تواضع اور اپنے آپکو حقیر سمجھنے کی ذہنیت پیدا کرنی چاہیئے۔ تمہیں خدا تعالیٰ کے قرب اور اسکی رضا کے حصول کے لئے بہرحال یہ رستہ اختیار کرنا پڑے گا اور پھر اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرنا ہوگا اور (دین حق کی) اصطلاح کی رو سے اخلاص کے لفظ کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہم عبادت کریں اور سمجھیں کہ اس کے نتیجہ میں بھی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو ہم اسکی خوشنودی اور اسکی رضا کی جنت حاصل کریں گے۔ محض اپنی عبادتوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ہم نہ اسکی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں نہ اسکی رضا کی جنت کو پا سکتے ہیں اور نہ اس کے قرب کی راہیں ہم پر کھل سکتی ہیں۔ بہرحال حضرت ابو یزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ ۳۰ سالہ عبادت کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق انہیں ایک کہنے والے نے کہا تو

باقی صفحہ ۷ پر

مستقل معلمین کی کلاس

○ ایسے نوجوان جو میٹرک پاس ہوں۔ اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور بطور معلم وقف جدید خدمت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مع درج ذیل کوائف مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے دفتر وقف جدید کو ۱۰ جنوری ۹۳ء تک ارسال فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تاریخ بیعت۔ تعلیم دینی تعلیم۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ

عطیات بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ "امداد طلبہ" سے مستحق، نادار اور یتیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن میں مشروط بآمد شعبہ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے عطیات دیں

صدقات بلاؤں کو ٹالتے ہیں اور مصائب سے نجات دلاتے ہیں۔ صدقات دیتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کے نادار اور مستحق مریضوں کا خیال رکھیں۔

فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مریض صدقات کے ذریعے علاج کرواتے ہیں۔ (ایڈمنسٹریٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاءالاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲ - فتح ۱۳۷۱ ہش ۲۲ - دسمبر ۱۹۹۲ء

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق

بعض چیزیں تو ہمیں نظر آتی ہیں اور بعض نظر نہیں آتیں۔ حالانکہ ان دونوں کا آپس میں تعلق بھی گہرا ہوتا ہے۔ مثلاً ہمارا کام تو نظر آتا ہے لیکن کام کے لئے ارادہ نظر نہیں آتا۔ جب تک ہم کام شروع نہ کر دیں ارادے کا صحیح معنوں میں اظہار ہی نہیں ہو پاتا۔ منہ سے بے شک کہتے رہیں کہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم کام کریں۔ لیکن واقعی ارادہ ہے یا نہیں اس کا صرف اور صرف اسی صورت میں پتہ چلتا ہے کہ ہم کام شروع کر دیں اور پھر کام کے تسلسل سے اور محنت سے کام کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ارادہ کتنا مضبوط ہے۔

کام کرنے سے کام کرنے والے کی طرف نظر اٹھتی ہے اور کام کرنے کا سارا کریڈٹ اسی کو دے دیا جاتا ہے۔ ہم خود کام کریں تو اپنے آپ کو کریڈٹ دیتے ہیں۔ لیکن کام کرنے کی توفیق ملتی ہے خداوند کریم سے۔ اور اس کی طرف نظر کم اٹھتی ہے۔ وہ نظر بھی نہیں آتا اور اس بات کا ظاہری طور پر پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ توفیق دے رہا ہے۔ اس لئے ہم صرف اپنے دست و بازو کی طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دست و بازو ہلانے کی توفیق تو خدا دیتا ہے۔ اگر وہ توفیق نہ دے تو ہمارے دست و بازو کچھ بھی نہ کر سکیں۔ ہمارے کام کرنے کی طاقت سلب ہو جائے اور ہم مٹی کے مادھو بن کر رہ جائیں اور اگر خدا توفیق عطا فرما دے تو یہی مٹی کا مادھو کارآمد بن جاتا ہے اور ایسے ایسے کارنامے سرانجام دے لیتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ کام کرنے سے پہلے۔ کام کرتے کے وقت اور کام ختم کرنے کے بعد بھی اس کا خیال کریں جو توفیق دیتا ہے۔ اور جسکی توفیق سے کام شروع کئے جاتے ہیں اور تکمیل تک پہنچائے جاتے ہیں ایسا کرنے سے اس بات کی تو نفی نہیں ہوگی کہ کام ہم نے کیا ہے۔ ہمارے دست و بازو چلے ہیں اور مصروف رہے ہیں لیکن ایسا طاقت کی پشت پناہی کا احساس ہوگا کہ اور جتنا کام ہم سمجھتے ہیں ہم کر سکتے ہیں اس سے زیادہ کر پائیں گے۔ اگر یہ سمجھیں کہ کام ہم نے ہی کرنا ہے تو صرف اور صرف ہماری طاقت - استعداد - اس کام کے کرنے میں کام آئیگی لیکن اگر ہم یہ جان لیں کہ کام کرتے ہوئے ہماری پشت پناہی ہو رہی ہے۔ ہم اس بات کا اعتراف کریں کہ خدا نے توفیق دی ہے تو کام ہو رہا ہے تو یقیناً ہماری استعداد سے بھی بہت زیادہ کام ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ طاقت دے دے گا۔ ہم کام کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے۔ اور ہماری استعداد بھی بڑھتی رہے گی۔

پس ہم جو کچھ بھی کریں اس میں خدا کا ہاتھ اور اسکی تائید کو نگاہ میں رکھیں

ہم اپنے سفر پر نکلے ہیں
ہم اپنی منزل پا لیں گے
جو راہ میں ملتا جائے گا
اس کو بھی ساتھ ملا لیں گے

الوالاقبال

(۱)

اگرچہ اِک کفِ خاشاک ہوں میں
رفیقِ شعلۂ بے باک ہوں میں
کیا دل دے کے مجھ کو محرمِ ذات
وگرنہ ایک مُشتِ خاک ہوں میں

(۲)

مجھے کیا آسماں ہے یا نہیں ہے
حقیقت میں جہاں ہے یا نہیں ہے
مجھے اے فلسفی! اتنا بتا دے
کوئی دِل میں نہاں ہے یا نہیں ہے

(۳)

مقام اس کا کہاں ہے مَیں کہاں ہوں
کہوں کیا؟ گُو مگُو کے درمیاں ہوں
مَیں جتنا اُن کے نزدیک آ رہا ہوں
گماں ہوتا ہے مَیں بھی بیکراں ہوں

(۴)

کوئی پُوچھے ضمیرِ کُن فکاں سے
کہ میرا نُورِ ہستی ہے کہاں سے
اُٹھا ہوں خاک سے مانندِ غنچہ
کہ اُترا ہوں فرازِ آسماں سے

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تلقینِ عمل

حضور نے خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا۔

کیا ہی بدقسمت وہ ملک ہے جس میں ۳۳ کروڑ کی آبادی ہو مگر ملک کی خاطر چار پانچ ہزار آدمی بھی اس میں وفادار نہ ہو۔ اس سے زیادہ بدقسمتی کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے پھر ملک کو جانے دو۔ عقل کے ساتھ تو انہوں نے اپنے ساتھ بھی وفاداری نہیں کی حکومت تو گئی ہی تھی تجارت کیوں گئی نگران کے ہاتھ سے تجارت کا نکل جانا بھی بتاتا ہے کہ یہ اپنے نفس اور اپنی ذات کے بھی وفادار نہیں۔ اگر ان میں اپنے نفس کے ساتھ وفاداری کا ہی مادہ ہوتا تو ان کے ہاتھ سے تجارت کبھی نہ جاتی۔ تو بد دیانتی ایسی چیز ہے جو قوموں اور افراد دونوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ مگر جس قوم میں دیانت آجائے اسے ہر جگہ عزت حاصل ہوتی ہے۔ اور کوئی اسے ذلیل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح انفرادی دیانت جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتی ہے تو وہ اقتصادی طور پر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ مگر یہ انفرادی دیانت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تجارتی دیانت اور ایک اخلاقی دیانت۔ جن قوموں میں اخلاقی دیانت نہ ہو مگر تجارتی دیانت ہو وہ بھی نہیں گرتیں۔ چنانچہ ہندوؤں کو ہی دیکھ لو بنیے میں اخلاقی دیانت نہیں مگر تجارتی دیانت ہے اور اس وجہ سے وہ تجارت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے یہودیوں میں بھی اخلاقی دیانت نہیں لیکن تجارتی دیانت ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی تجارت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح جس قوم میں اخلاقی دیانت پیدا ہو جائے اس کا اخلاقی طور پر دوسروں کے قلوب پر سکہ بیٹھ جاتا ہے اور اس قوم کے افراد جہاں جاتے ہیں لوگ ان سے مشورہ لیتے ہیں اور ان کی باتوں پر اپنے کاموں کا انحصار رکھتے ہیں۔ لیکن جس قوم میں قومی دیانت بھی ہو۔ تجارتی دیانت بھی ہو اور اخلاقی دیانت بھی ہو وہ قوم تو ایک پہاڑ ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کو اڑایا جا سکے مگر یہ ممکن نہیں کہ اس قوم کو برباد کیا جا سکے۔ ایسی قوم نہ صرف خود محفوظ ہوتی ہے۔ بلکہ اور لوگوں کی حفاظت کا بھی موجب ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ اور قومیں حوادث اور مصائب سے بچائی جاتی ہیں۔ اور وہ دنیا کے لئے ایک تعویذ ہو جاتی ہے۔

بعض نادان خیال کر لیتے ہیں کہ قواعد میں کوئی بات رکھ دینا ہی کافی ہوتا ہے۔ اور اس طرح وہ دل میں داخل ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بات فطرت انسانی کے بالکل خلاف ہے۔ اگر ایسا ہو سکتا تو دین حق کی تعلیم کے خلاصے کے بار بار دہرائے جانے کے حکم دینے کی کیا ضرورت تھی؟

پس اس قسم کا کوئی فقرہ بنایا جائے اور ایسا انتظام کیا جائے کہ وہ بار بار دہرایا جاتا رہے۔ مثلاً یہ کہ میں جماعتی اور ملّی ضرورتوں کے مقابلے میں اپنی جان و مال اور کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اور پھر ایسا انتظام ہو کہ اسے بار بار دہرایا جائے۔ ایسے فقروں کو بار بار دہرانے سے ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ ذہنیتوں میں ایسی تبدیلی ہو جائے گی کہ بعض اوقات مخلصوں میں بھی بغاوت کا جو مادہ پیدا ہو جاتا ہے اس کا احتمال نہیں رہے گا۔ ..... خدام الاحمدیہ انفرادی روح کو ملّی روح پر قربان کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے تمام ذرائع استعمال کریں۔ اور اس کے لئے کوئی موزوں فقرہ بھی بنایا جائے جو کام شروع کرتے وقت بھی اور ختم کرتے وقت بھی دہرایا جائے اور نعرے بھی لگائے جائیں۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھا جائے کہ قومی روح توحید باری کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ایسے فقرہ میں توحید کا اقرار بھی ہو...... اور پھر وہ چھوٹا بھی ہو۔ اور ہر موقعہ پر اسے بار بار دہرانے کا انتظام بھی کیا جائے۔ پھر جب بھی کوئی جماعتی تحریک ہو وہ اپنے نوجوانوں کا جائزہ لیتے رہیں کہ اس میں انہوں نے کیا حصہ لیا ہے۔ سب اپنے اپنے ہاں کام کریں مگر ان سب سے رپورٹ لی جائے کہ کیا کیا ہے۔ اس طرح بھی کام کرنے کی ایک رَو پیدا ہوتی ہے۔ اور پہلے جو غفلت کر رہے ہوتے ہیں ان کو بھی توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ

٥ واقفین نو کو بچپن ہی سے اس پر آمادہ کیا جائے کہ وہ ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوتے ہیں۔

٥ بچپن ہی سے واقفین نو میں حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہیئے۔

٥ دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

"میری والدہ کا لجنہ سے ایک بہت پرانا خادمانہ تعلق رہا ہے اور بچپن میں ہم نے یہی دیکھا کہ جب حضرت امی جان سیدہ اُمّ ناصر (۔) صدر ہوا کرتی تھیں تو میری والدہ جنرل سیکرٹری ہوا کرتی تھیں اور عموماً جنرل سیکرٹری کی مصروفیات وقت کے لحاظ سے بہت ہوتی ہیں۔ اس لئے عموماً پرانی عورتیں خدمت کرنے والیاں مختلف تحریکات کے وقت پروگرام بنانے والیاں ہمارے گھر اکٹھی ہوا کرتی تھیں اور بعض دفعہ بلکہ اکثر اجلاس بھی وہاں ہوتے تھے اور درس (۔) بھی حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) وہیں دیا کرتے تھے اس لئے میرے بچپن کا لجنہ سے ایک تعلق رہا ہے۔ اس وقت تو وہ تعلق میرے لئے ایک تکلیف کا تعلق تھا۔ کیونکہ بعض دفعہ باہر نکلتے ہوئے شرماتا تھا۔ کپڑوں کا بُرا حال، پھٹے ہوئے، بٹن ٹوٹے ہوئے، نیکر ایک ہاتھ سے سنبھالی ہوئی اور حلیہ بگڑا ہوا اور شرم آتی تھی کہ باہر کس طرح نکلوں۔ مجھے یاد ہے میں کئی دفعہ ناشتہ ہی نہیں کرتا تھا شرم کے مارے کہ باہر عورتیں بیٹھی ہیں، میں نکلوں کس طرح؟ اور کپڑوں کی نہ مجھے ہوش تھی، نہ میری والدہ کو ہوش تھی کہ مجھے کپڑے پہنائیں۔ اس وجہ سے لجنہ سے ایک تکلیف کا تعلق بھی تھا۔ پھر ہر ہفتے درس (۔) ہوا کرتا تھا۔ مجھے یاد ہے ہمیں (عبادت) کے بعد سونے کی عادت تھی، اب بھی ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) چونکہ (عبادت) کے بعد سویا کرتے تھے۔ اس لئے سارے بچوں کو عادت تھی کہ (عبادت) کے بعد سو جائیں اور اس کے بعد ذرا لیٹ ناشتہ کریں۔ اور اس دن ابھی آنکھ نہیں لگی ہوتی تھی کہ لجنہ کی عورتیں آ کے ہمارے بستر لپیٹ دیا کرتی تھیں اور اگر کوئی بچہ نہیں اٹھتا تھا تو بستر میں بچوں کو لپیٹ دیتی تھیں۔

اس لئے ایک تکلیف کا تعلق بھی لجنہ سے ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ لیکن جب وہ تعلق یاد میں ڈھلا تو ایک فخر کا تعلق بن گیا۔ ایک محبت کا تعلق بن گیا اور خدمت کرنے والیوں کی یاد آکر دل میں مسرت کی لہریں دوڑتی رہیں کہ قادیان کے زمانے میں کیسا پیارا منظر ہوتا تھا۔ عورتیں کس شوق اور محبت کے ساتھ خدمتِ دین میں آگے آیا کرتی تھیں۔ عجیب عجیب نظارے ہم نے دیکھے اس تعلق کی بناء پر۔ ایسے حیرت انگیز نظارے تھے کہ جو ہمیشہ کے لئے دل پر نقش ہو گئے۔ کبھی بھلائے نہیں جا سکتے تھے۔

ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک عورت حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی خدمت میں اپنے زیور پیش کر رہی ہے۔ حضور جانتے تھے کہ اس کی مالی حالت ایسی ہے کہ اس سے پوری قربانی نہیں لینی چاہئیے۔ حضور انکار کر رہے تھے۔ روتے روتے اسکی ہچکیاں بندھ گئیں۔ اس قدر زار زار روئی۔ کہ حضور! میں نہیں جاؤں گی جب تک مجھ سے قبول نہ کر لیں۔ آخر مجبور ہو کر حضور کو وہ زیور خدمت دین کے لئے قبول کرنا پڑا۔ یہ ایسا حیرت انگیز واقعہ تھا کہ بچپن کے باوجود دل پہ ہمیشہ کے لئے ایسا رسم ہوا، ایسا لکھا گیا، گہرے حروف میں کہ جس طرح چیز کھودی جاتی ہے اور اَن مٹ نشان بن گیا۔

اور بھی بہت سے پاکیزہ نظارے دیکھے (۔) کئی ابتلاء آئے احمدیت پر جن میں عورتوں نے قربانی میں بہت پیش پیش حصہ لیا۔

اس لئے گو میں نے یہ کہا کہ تکلیف کا تعلق تھا، لیکن یہ تکلیف ایسی حسین، ایسی دلگداز یادوں میں ڈھل گئی کہ ہمیشہ کے لئے لجنہ کے نام کے ساتھ ایک محبت اور ذاتی تعلق پیدا ہو گیا"۔

(الفضل ۷، نومبر ۱۹۸۲ء)

"میری ایک نصیحت آپ کو بھی ہے۔ اور لجنہ کی ہر شاخ کو بھی کہ یہ طریق کار بدل لیں کہ سوائے چند کارکنات کے جو مخلص مانی جاتی ہیں اور کسی کے اوپر ذمہ داری ڈالی ہی نہیں جاتی۔ یہ بہت بڑے نقصان کا سودا ہے۔ ٹیم بڑھانی چاہیئے۔ جتنی زیادہ ٹیمیں بڑھائی جائیں اتنا ہی زیادہ سلسلے کا کام آسان ہو گا۔ اتنا ہی زیادہ بابرکت ہو گا۔ عورتوں میں چونکہ مردوں کی نسبت حسد کا مادہ بھی زیادہ ہے۔ رشک کا مادہ بھی زیادہ ہے۔ اس لئے بعض دفعہ یہ نقصان بھی پہنچ جاتا ہے کہ بعض لجنات کی ممبرات کھنچے لگ جاتی ہیں کہ سب کچھ ان

باقی صـ٦ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون - سین

سندھ اور فوج

ایک اخباری خبر کے مطابق فوج کی لیڈر شپ ۲۰ / جنوری کے بعد سندھ میں اپنا اپریشن جاری نہیں رکھنا چاہتی۔ اس لیڈر شپ کے خیال میں سرحدوں پر اس وقت جو پوزیشن ہے وہ تقاضا کرتی ہے کہ فوج اس کی طرف خصوصی توجہ دے۔ وفاقی حکومت کو یہ بھی تجویز پیش کی گئی ہے کہ سندھ میں ضمنی انتخابات جلد از جلد منعقد کروائے جائیں۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر مملکت وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف ایک اجلاس میں شرکت کرنے والے تھے۔ جس میں سندھ میں فوجی اپریشن کے متعلق آخری فیصلہ کیا جانا تھا۔ ان ذرائع کے مطابق یہ اجلاس ۷ / جنوری کو ہونا تھا۔ انہی ذرائع کا یہ بھی خیال ہے کہ چونکہ بابری مسجد کا سانحہ وقوع پذیر ہو گیا ہے فوجی لیڈر شپ نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ وہ سندھ کا اپریشن ختم کر کے جلد از جلد سرحدوں کی طرف توجہ دیں۔

ایک بھارتی بحریہ گن شپ نے ایک پاکستانی ماہی گیر کو اتوار کے روز ہلاک کر دیا تھا اور فوج کی لیڈر شپ کو اس سلسلے میں بھی پریشانی لاحق ہے۔ اس کا خیال ہے کہ بھارت کی بحریہ پھر ایسی کارروائی کر سکتی ہے۔ اور یہ سب کچھ بابری مسجد کے انہدام کے سلسلے میں ہو سکتا ہے۔ ان ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ فوج چاہتی ہے کہ سندھ میں ۲۰ / جنوری سے پہلے پہلے ضمنی انتخاب ہو جائے تاکہ فوج اپنے فرائض مکمل کر کے واپس اپنی جگہ پر چلی جائے۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر حسین شاہ نے کئی دفعہ کہا ہے کہ ان کے علاقے میں امن و امان کی صورت ایسی تسلی بخش نہیں ہے کہ وہاں ضمنی انتخابات کروائے جائیں۔

خان عبدالولی خان

اسلام آباد سے چھپنے والے ایک انگریزی اخبار نے اب پشاور سے بھی چھپنا شروع کر دیا ہے۔ وہاں سے اس اخبار کے اجراء کی تقریب پر خان عبدالولی خان جو عوامی نیشنل پارٹی کے لیڈر ہیں نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پاکستان کو بیرونی خطرات بھی درپیش ہیں اور یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب کسی ملک کو بیرونی خطرات درپیش ہوں تو وہ اندرونی خطرات کو بھول جایا کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے ہم آہنگی پیدا کر کے بیرونی خطرات کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ پاکستان ایک منفرد ملک ہے جہاں اس کی خارجہ پالیسی اندرونی دباؤ کے ماتحت تیار کی جاتی ہے۔ جبکہ دیگر ممالک میں خارجہ پالیسی ان کے مقامی مفاد کو سامنے رکھ کر تیار کی جاتی ہے۔

آپ نے کہا کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم دو سپر طاقتوں کے درمیان میں ہیں کم از کم ماضی قریب تک ہماری یہی کیفیت تھی۔ اور اب ہم آزادی اور جمہوریت کا پہلی دفعہ سانس لینے لگے ہیں۔ آپ نے پشاور کی خصوصی اہمیت کا ذکر کیا۔ اور وسطی ایشیا کی ریاستوں کے سلسلے میں اس کی اہمیت بیان کی۔ آپ نے کہا کہ یہ علاقہ ایک دفعہ پھر وہی تجارتی سٹیٹس حاصل کر سکتا ہے جو پہلے اسے حاصل تھا۔ اور اسی طرح اس کی ثقافتی کارکردگی بھی خاصی اجاگر ہو سکتی ہے۔

لباس میں سادگی

لباس میں سادگی اختیار کرنے کا مسئلہ کسی مسئلہ سے بھی کم توجہ کا مستحق نہیں۔ ہمارے ہاں لباس میں تکلفات نے اتنا رواج پا لیا ہے کہ آمدن کا بیشتر حصہ انہی کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔ اور نت نئے فیشن اختیار کرنے کی خواہش اب جنون کی سرحدوں کو چھو رہی ہے اس طرح ملکی معیشت کی تباہی کے ساتھ ساتھ قومی ذہن کا دیوالیہ نکل جانے کو ہے ہم اس جھنجٹ سے نجات پا کر نہ صرف اپنی حالت ہی سنبھال سکیں گے بلکہ کارآمد رجحانات کو بھی اپنا لیں گے۔ ملکی صنعت کو فروغ دینے کے ساتھ اگر لباس میں بھی سادگی کو ملحوظ رکھنے کی تحریک چلائی جائے تو بہت سے عمدہ نتائج کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔

ہماری تاریخ

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ و سابق مربی امریکہ فرماتے ہیں:-

قادیان میں کھیلوں کا بہت شوق تھا ہاکی فٹ بال کی ٹیمیں اچھی تھیں۔ کرکٹ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ایسے بزرگوں کا مشغلہ تھا۔ ان بزرگوں کے علاوہ محترم ملک غلام فرید صاحب جن سے قادیان پہنچتے ہی مجھے انس ہو گیا۔ کرکٹ میری طرح ان کا بھی محبوب کھیل تھا۔ قادیان میں اچھے باؤلر نہ ملنے کی وجہ سے پہلے تو ان کے جوہر نہ کھلے تھے۔ میرے جانے سے کرکٹ میں نئی جان پڑی تو ان کی استعدادیں کھل کر سامنے آئیں۔ وہ نہایت عمدہ اور تیز کٹ کر سکتے تھے۔ میں نے ان کی ذہانت اور کپتانی کرنے کی اہلیت سے متاثر ہو کر دو چار مشقی میچوں کے بعد ان کو قادیان کرکٹ کلب کا کپتان بننے پر آمادہ کر لیا۔ اور کرکٹ کے میدان میں پیدا ہونے والی دوستی مستقل روپ اختیار کر گئی۔ ملک صاحب موصوف جماعت میں اپنے علم اور فراست کی وجہ سے خاص مقام رکھتے تھے۔ انگریزی زبان پر انہیں خاص عبور تھا۔ میں امریکہ گیا تو وہاں جا کر ان کی قابلیت اور دینی دسترس کا معترف ہوا۔ امریکن نو احمدی ان کے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور (تشریح) سے استفادہ کرتے ہیں اور موصوف کا یہ صدقہ جاریہ قابلِ رشک ہے ان کے علاوہ مولوی ظہور الحسن صاحب نہایت مستعد اور عمدہ کھلاڑی تھے کرکٹ کے ہی نہیں سب کھیلوں کے۔ باقاعدہ کرکٹ ٹیم بنانے کے لئے انہوں نے کرکٹ کے تمام کھلاڑیوں کو شامل کیا اور میری قادیان کی موجودگی سے پورا پورا فائدہ اٹھایا کھلاڑیوں میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (ان کا اور میرا بیٹ مشترک تھا) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، مرزا حمید احمد صاحب، میر مشتاق صاحب (ڈاکٹر میر مشتاق) میجر بلکہ شاید لفٹیننٹ کرنل محمد یوسف صاحب، مرزا گل محمد صاحب۔ سید عبداللہ صاحب۔ محمد اسحاق (دونوں) اور قادیان کے دیگر تمام ہمعصر کھلاڑی صوفی محمد ابراہیم صاحب بلکہ صوفی غلام محمد صاحب بھی شامل تھے۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ رخصتوں میں چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ (ایڈووکیٹ) سیالکوٹ بھی پہنچ جایا کرتے تھے سکول کے طلباء میں سے امجد (مرزا) عبدالحی (ملک) ظہیر الحق، رشید ملک، فضل الحق صاحب اور شریف احمد صاحب ابن محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی نے ہمارے ساتھ کھیل کر خاصا فائدہ اٹھایا۔ تمام کھلاڑیوں نے ملک غلام فرید صاحب سمیت آف بریک (میرے باؤلنگ پر مشق کی وجہ سے جو بالعموم اسی سمت تیز کیا کرتے تھے کٹ کرنے کی خاصی مہارت حاصل کر لی وقت گزرنے پر ان کے لئے میں پرانا ہوا نہ رہا۔ ہر ہفتہ اگر باہر سے کوئی ٹیم نہیں آتی یا ہم باہر نہیں گئے تو دو ٹیمیں بنا کر میچ کھیل لیا کرتے۔ ایک ٹیم کی کپتانی میرے سپرد اور دوسری کی بظاہر مولوی ظہور الحسن صاحب لیکن حقیقتاً ملک صاحب خود کپتانی کیا کرتے تھے۔ دونوں ٹیمیں متوازن ہوتیں اور خوب جان توڑ مقابلہ ہوا کرتا۔

ان دنوں ہمارا خاصا شہرہ ہو چکا تھا اردگرد بٹالہ، دھاریوال، گورداسپور، امرتسر، بلکہ لاہور تک کھیلنے جایا کرتے۔ یا انہیں بلاتے۔ کرکٹ کے کھیل کا عام چرچا ہونے لگا۔ اور عملاً کھیلنے میں انہماک عروج تک پہنچ گیا۔ حتیٰ کہ صاحبزادگان باقاعدہ ماہانہ چندہ (جو غالباً آٹھ آنے فی کس تھا) کرکٹ کلب کے نام پر حضور سے لیتے رہے (لاہور ریلوے کے خلاف میچ میں ملک کے نامور کھلاڑی امیر الٰہی اور لالہ امرناتھ وغیرہ بھی شامل تھے)۔ انہوں نے ہم سے دوستانہ میچ جیت تو لیا۔ لیکن اپنے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر بارش میں ہمیں ہاری دلوا کر امرناتھ جب آؤٹ ہو گئے تو امپائر بن کر آ گئے۔ اور جس اینڈ سے میں بال کر رہا تھا وہاں آ کر کھڑے ہو گئے۔ اور کہا کہ میں تو ان کی باؤلنگ کو انجوائے کرنے آیا ہوں۔

ہم نے جموں کالج جا کر بھی میچ کھیلا (اور یہ میری عادت تھی کہ جہاں ہوتا مرکز کے ساتھ کھلاڑیوں کے ملنے ملانے کا اہتمام کر لیا کرتا) جموں تو تھا تو قادیان ٹیم لے آئے۔ لاہور گئے تو وہاں سے کھلاڑی اکٹھے کر لائے اور یہاں آئے تو باہر والوں سے رابطہ بنائے رکھا۔ حتیٰ کہ جموں کالج کی فٹ بال ٹیم بھی قادیان آئی۔ جموں والے میچ میں خاص طور پر ٹیکٹ (TACT) اور تجربہ نے کام دیا۔ کالج کی ٹیم ایک ہی اننگز کھیل کر دوسرا اننگز بعد دوپہر کھیلنا چاہتی تھی۔ غالباً ۳ مئی تھی۔ سخت دھوپ اور عین دوپہر کا وقت ہم نے

باقی صہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصرات

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مربی انچارج مشرقی افریقہ امریکہ و برطانیہ لکھتے ہیں کہ روزنامہ الفضل کے اداریہ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء بعنوان "تاریخ سے انصاف کیجئے" میں آپ نے بہت اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تاریخ کے ساتھ ہر زمانہ میں اور ہر دور میں ناانصافی کی جاتی ہے۔ آپ نے نشاندھی فرمائی ہے کہ جناب قائد اعظم محمد علی جناح کی انگلستان سے واپسی کے اصل محرک ایک احمدی مربی تھے جنہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح کو ہندوستان واپسی کے لئے تیار کیا۔ آپ نے اس احمدی مربی کا نام نہیں لکھا وہ تھے حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب ایم اے جو اپنی صلاحیتوں اور خصوصی قابلیت کی وجہ سے اس فریضہ کو انجام دینے کی صلاحیت بھی رکھتے تھے اور جن کے اصرار پر بالآخر قائد اعظم نے وطن واپس آنے کا فیصلہ کیا۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مربی انچارج ممالک مشرقی افریقہ برطانیہ و امریکہ نے ایک میٹھی یاد کے عنوان سے مشرقی افریقہ کے شہر نیروبی میں اپنے قیام کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ محترم مولانا لکھتے ہیں کہ ایک بار ادمنی بس میں سفر کے دوران میں نے اپنے سے پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک صاحب کا ٹکٹ ان کو بتائے بغیر خرید لیا۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ کے بارے میں اچھے جذبات نہ رکھتے تھے بلکہ سخت مخالفوں میں شامل تھے۔ میری اس معمولی سی مروت کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے بہت حد تک اپنی مخالفت ختم کر دی۔ بعض اوقات مخالف کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا اور اس کی خدمت کرنے کے مواقع کی تاک میں رہنا خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو ایک خاصی تبدیلی پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اپنی جلد واپسی کا بہانا بنا کر دوسری انگز مسلسل کھیلنے پر اصرار کیا۔ اصل غرض یہ تھی کہ کالج کے نازک اندام کھلاڑی دھوپ میں دلجمعی سے ٹک نہیں سکیں گے۔ اور ہم تو سخت جان ہیں ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور کالج والے ہار گئے۔

قادیان میں جب کرکٹ عروج پر پہنچ گیا تو حضرت (جماعت الثانی) نے بوجوہ اس کو بند کر کے دیسی کھیلوں پر زور دینے کے منشاد کا اظہار فرمایا۔ کرکٹ والوں پر یہ امر شاق گذرا اور ان سب نے حضور سے اپنی رائے پر نظر ثانی فرمانے کے لئے ہر حیلہ استعمال کیا۔ مرزا گل محمد صاحب نے لکھا کہ حضور ہم نے نئے نئے بیٹ خریدے ہیں ان کے ٹوٹنے تک کرکٹ کھیلتے رہنے کی اجازت فرما دی جائے۔ حضور نے لکھا اجازت ہے۔ "لیکن یہ بیٹ تو کبھی ٹوٹیں گے نہیں۔" مراد یہ تھی کہ تم کھیلتے رہو گے اور پرانے بیٹوں میں نئے شامل ہوتے رہیں گے۔ اسی ضمن میں حضور کا مختصر مگر بامعنی ایک اور فقرہ بھی مجھے یاد ہے۔

جلسہ سالانہ ہائی سکول کے سامنے والی گراؤنڈ میں ہوا کرتا تھا۔ جب کبھی بارش کے زمانہ میں جلسہ گاہ کی تیاری گڈوں کا آنا جانا، اینٹوں اور لکڑی کے تختوں کا الٹ پلٹ جانا ہوتا تو اس سے جلسہ سالانہ کے بعد کرکٹ کی گراؤنڈ خاصی خراب ہو جاتی تھی اور ہمیں بڑی محنت اور کوشش سے اسے دوبارہ قابل استعمال بنانا پڑتا تھا۔ اس لئے ہم نے یہ تجویز پیش کی کہ جلسہ گاہ سکول کی مغربی گراؤنڈ (فٹ بال ہاکی) کی میں بنا لی جائے تو پھر پچ خراب نہ ہوا کرے گی۔ حضور نے فرمایا جلسہ تو یہیں ہوگا۔ کرکٹ والے اپنی گراؤنڈ کہیں اور لے جائیں۔ الغرض کرکٹ کی عمارت گرنے لگی۔ ان دنوں مجلس ارشاد کے تحت ایسے جلسے، مباحثے اور تقریریں بھی ہوا کرتی تھیں جن کی صدارت حضور خود فرمایا کرتے تھے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اس کے جنرل سیکرٹری تھے۔ مولانا ابوالعطاء صاحب موصوف حصہ عربی کے اور خاکسار حصہ انگریزی کا سیکرٹری تھا۔ اس علمی مجلس کا نام مجلس ارشاد ہوتا تھا۔

الفضل کے لئے مضامین کاغذ کے ایک طرف لکھئے۔ خوش خط لکھئے کھلا کھلا لکھئے۔ اور کم از کم ایک طرف حاشیہ چھوڑ دیجئے۔

(ادارہ)

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ امۃ المتین صاحبہ بنت محمد حسین صاحب کھریا ضلع سیالکوٹ سے لکھتی ہیں۔ قبل اس کے کہ میں اپنی بات تحریر کروں میں سب سے پہلے یہ ضروری سمجھوں گی کہ پہلے آپ کو ڈھیر ساری دعاؤں کے ساتھ مبارک دوں۔ کہ آپ نے الفضل کو بہت زیادہ ترقی دی یہ ٹھیک ہے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کا فضل ہے لیکن کسی حد تک یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ آخر اللہ تعالیٰ نے ہی تو انسان کو توفیق دی ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سب کے الفضل کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

الفضل میں ایک عنوان جو کہ "چھوٹی سی بات ہے" عنوان سے شائع ہوتا ہے بے حد پسند آیا اسی عنوان سے ایک چھوٹی سی بات لکھنے کی جرأت کر رہی ہوں امید ہے کہ آپ حوصلہ افزائی کریں گے۔

یہ ٹھیک ہے کہ سب احمدی جانتے ہیں کہ "عبادت" ایک ایسی بابرکت چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ ہر کام میں برکت ڈالتا ہے۔ ہمارے گھر کا ماحول بھی کچھ اس طرح کا ہے کہ اس میں عام دینی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ عبادت کی برکات اور پھر رات کو اٹھ کر کی جانے والی عبادت کی برکات کے بارے میں اسی طرح ہماری امی جان اور ابا جان بھی یہی ہدایت کیا کرتے تھے کہ جو انسان رات کو اٹھ کر عبادت کرے اللہ تعالیٰ اس کے سارے کام خود کرتا ہے ہم نے خود بھی کئی دفعہ یہ نسخہ آزمایا کہ اگر کوئی کام مشکل نظر آیا تو فوراً رات کو اٹھ کر عبادت کا خیال آ گیا المختصر اس قسم کے تذکرے ہوتے ہی رہتے ہیں اور یہ ضروری بات ہے کہ جو باتیں گھر کے بڑے افراد کریں وہ چھوٹوں میں بہت زیادہ اثر کرتی ہے۔ اسی طرح میرا ایک چھوٹا سا بھانجا ہے جو کہ چھٹی کلاس کا طالب علم ہے وہ ہر روز بس پر سوار ہو کر سکول جاتا ہے اور اگر بس نہ ملے تو پھر اسے پیدل ہی جانا پڑتا ہے اسے بھی یہی سوجھی کہ کیوں نہ میں رات کو اٹھ کر عبادت کروں اس کی دو بہنیں بھی اس کے ساتھ ہی سکول جاتی ہیں اور انہوں نے بھی رات کو اٹھ کر عبادت کی۔ ہوا یوں کہ صبح جب سکول گئے تو انہیں بس مل گئی اور جب بس میں سوار ہوئے تو بڑی بہن کو سیٹ مل گئی جب کہ اس سے چھوٹی بہن اس کی گود میں بیٹھ گئی اور میرے اس بھانجے کو کھڑے ہونے کی ہی جگہ ملی۔ جب یہ واپس گھر آیا تو اپنی امی جان سے کہنے لگا کہ دیکھو امی جان صبح جب آخر شب کی عبادت کے لئے اٹھے تھے تو باجی نے آٹھ رکعتیں پڑھیں تو اسے سیٹ مل گئی۔ چھوٹی باجی نے چھ رکعتیں پڑھیں تو اسے گود میں جگہ مل گئی جب کہ میں نے چار رکعتیں پڑھی تھیں۔ مجھے صرف کھڑا ہونے کو ہی جگہ ملی۔ ہے تو یہ چھوٹی سی بات لیکن ہے نصیحت آموز۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے اس ننھے کے دل پر نظر رکھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدیوں کو آخر شب کی عبادت کرنے اور اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشیر الدین احمد ۱۷-B/۹ ۱۳۹ء محلہ بیرونوالہ جھنگ صدر گواہ شد نمبر ۱۔ جمال الدین احمد A/۲۲۶ سٹیلائیٹ ٹاؤن جھنگ صدر برادر موصی گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری عبدالغفور ۱۲-B/۹۶ محلہ بیرونوالہ جھنگ صدر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا
مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۱۲، میں میاں عبدالرزاق رازی ولد صوفی عبدالمجید احمد قوم ناگی پیشہ ٹھیکیداری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یونائیٹڈ الیکٹرک ورکس سی ون میرپور آزاد کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹-۱۰-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ دس مرلہ واقع دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی ۔۔۔۔۔ ۵۰۰۰۰ روپے (۲) موٹر کار مالیتی چھیاسی ہزار روپے ۔۔۔ ۸۶۰۰۰ روپے (۳) بنک بیلنس چالیس ہزار روپے ۔۔۔۔ ۴۰۰۰۰ روپے (۴) فوٹو اسٹیٹ مشین چالیس ہزار روپے ۔۔۔۔ ۴۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ٹھیکیداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میاں عبدالرزاق رازی مکان نمبر ۱۸، سیکٹر F/1 میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد رفیق وصیت نمبر ۱۹۱۳۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ راجہ محمد سلیم وصیت نمبر ۲۱۸۸۵۔

مسل نمبر ۲۸۷۱۳، میں اعجاز احمد ولد نعمت علی قوم مان جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۱۳ تذافی کالونی مکان نمبر ۱۳، سیکٹر نمبر ۳۷، ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۲-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰، روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد ۵۱۳ تذافی کالونی مکان نمبر ۱۳، سیکٹر ۳۷، ملتان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالباسط مکان نمبر ۶۷۲/۵، بخاری کالونی نواں شہر ملتان گواہ شد نمبر ۲، شریف احمد وصیت نمبر ۱۰۲۶۶۔

مسل نمبر ۲۸۷۱۴، میں بشیر بیگم زوجہ بشیر الدین احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۸-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۔۔۔ ۵۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۳/۴ ۲ تولہ مالیتی ۷۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت خورد ونوش مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشیر بیگم زوجہ بشیر الدین احمد مکان نمبر ۱۳۹/B-۱۷ محلہ پیر و نوالہ جھنگ صدر گواہ شد نمبر ۱۔ بشیر الدین احمد خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۸۷۱۵، گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری عبدالغفور ۹۶/B-۱۲ محلہ پیر و نوالہ جھنگ صدر

مسل نمبر ۲۸۷۱۵، میں بشیر الدین احمد ولد مولوی احمد دین صاحب قوم جٹ بسراء پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ پیر ونوالہ جھنگ صدر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۸-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) رہائشی مکان نمبر ۱۳۹/B-۱۷ محلہ پیرونوالہ جھنگ صدر ترکہ والد کا ۲/۸، حصہ مالیتی ۔۔۔۔۔ ۲۰۰۰۰، روپے (۲) پلاٹ برقبہ ساڑھے ۴ مرلہ ملحقہ درج بالا مکان کا ۱/۲، حصہ مالیتی ۔۔۔۔ ۱۷۰۰۰، روپے (۳) ترکہ والد دوکان واقع جھنگ بازار جھنگ صدر کا ۲/۸، حصہ مالیتی ۔۔۔۔ ۱۰۰۰۰، روپے (۴) مکان نمبر 8/۲۲۵، سٹیلائیٹ ٹاؤن برقبہ ۷، مرلہ مالیتی ستر ہزار روپے ۔۔۔۔ ۷۰۰۰۰، روپے۔ (۵) زرعی زمین ۸۱، کنال ۶، مرلہ واقع چک نور شاہ جھنگ ترکہ والد کا ۲/۸، حصہ مالیتی ۱۰۱۶۲۵، روپے (۶) پلاٹ نمبر ۱۵/۲۷ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالنصر شرقی کا ۲/۸، حصہ ترکہ والد (۷) زرعی زمین ۲۶، کنال ۱۸ مرلہ واقع چک نور شاہ جھنگ خود خرید کر ۱/۲ حصہ مالیتی ۶۷۲۵۰ (۸) گریجوائیٹی ۹۰۶۲۵، کل میزان ۴۷۶۵۰۰، اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۲۸، روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ ۷۴۰۰، روپے سالانہ

باقی صفحہ ۵ پر

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

کے سپرد ہے، ہمیں اس سے کیا؟ جو کام ہوتا ہے وہی کر لیتی ہیں۔ سب کچھ انہی کا ہے۔ اور پھر خواہ مخواہ لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں بعض ملکوں میں میں نے دیکھا ہے اور مجھے انتہائی دکھ پہنچا کہ لجنہ آپس میں اس طرح لڑ رہی ہیں کہ جس طرح دو دشمنوں کے کیمپ لگے ہوتے ہیں۔۔۔۔ اگر تم آپس میں لڑو گی تو دین کی خدمت کون کرے گا اور دین کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے کہاں جان باقی رہ جائے گی۔ اس لئے ہرگز لڑائی نہیں کرنی اور اس کے مواقع نہ دیں جن کے نتیجہ میں بعض ممبرات یہ سمجھیں کہ ہم سے اور سلوک ہو رہا ہے اور دوسروں سے اور سلوک ہو رہا ہے خدمت کی راہیں سب کے لئے کھلی ہیں۔ کوئی اس سے محروم نہیں کیا جائے گا اور لجنہ کا مفاد اس میں ہے کہ زیادہ سے زیادہ نئی کارکنات کو شامل کر کے ان پر ذمہ داریاں ڈالی جائیں۔ اور ان کی تربیت کی جائے اس سے بہتر تربیت کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا کہ دین کی خدمت کا تھوڑا تھوڑا موقع دینا شروع کرو۔ اگر کوئی بے پردہ ہے۔ اگر کوئی (دینی) تہذیب کی باغی ہو چکی ہے اور وہ کھلے بندوں اس طرح پھرتی ہے کہ اس کو کوئی شرم اور حیا نہیں کہ میں کس کی نمائندہ ہوں میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے نام پر کیا داغ لگا رہی ہوں، تو اس کو کام نہیں دینا۔ وہ ہرگز میرے ذہن میں نہیں ہے۔ لیکن عام سادہ ہماری پیاری بیٹیاں ہیں، بچیاں، بیبیاں بہت مخلص خواتین ہیں جماعت احمدیہ کی۔ ان کو ذرا سا اشارہ کرو۔ وہ جان نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ ان پر بدظنیاں نہ کریں۔ ان کے حوصلے بڑھائیں۔ ان کو پروگرام میں شامل کریں اور رفتہ رفتہ ٹیمیں بڑھائیں۔

چنانچہ لجنہ اماء اللہ۔۔۔۔ کے ہر شعبے کے ساتھ ربوہ کی بیس بیس پچیس پچیس لڑکیاں شامل ہو سکتی ہیں۔ آپ ایسے نام مانگ سکتی ہیں جن میں خدمت کا جذبہ ہو۔ ان میں سے چنیں۔ ہر شخص کو اس کی ذہنی اور قلبی کیفیت اور قابلیت کے مطابق کام دیں تو جو کام مشکل نظر آرہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے (اللہ نے چاہا تو) آسان تر ہوتا چلا جائے گا۔ ایک دفعہ نظام جاری کرنے میں کچھ مشکلات ہوتی ہیں۔ جب جاری ہو جاتا ہے تو پھر آسانی کے ساتھ اپنی راہوں پہ چل پڑتا ہے۔ پھر منتظمین کا کام ہلکا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔"

(الفضل ۷، نومبر ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح

○ مکرم عبدالحمید آصف صاحب فیصل آباد کے بیٹے مکرم عبداللہ کو صابر صاحب کا نکاح مکرمہ رفعت افشین صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق صاحب بھٹی فیصل آباد سے چالیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ نے بیت المبارک میں ۹؍دسمبر ۹۲ء کو بعد از عصر پڑھا

○ محترمہ فرحانہ خانم بنت مرزا مشتاق احمد صاحب آف گلشن راوی لاہور کا نکاح ہمراہ محترم محمد اقبال صاحب ابن مکرم محمد رمضان صاحب آف فیصل ٹاؤن لاہور مورخہ ۲۷؍نومبر ۹۲ء کو محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ دارالذکر نے لاہور میں پڑھایا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

○ مکرم عبدالغفار خان صاحب ربوہ کے بیٹے مکرم مبارک احمد خان صاحب مقیم کینیڈا کی شادی ہمراہ عزیزہ نائمہ ماجد بنت مکرم چوہدری ماجد شاہد صاحب بتاریخ ۳؍نومبر ۹۲ء انجام پائی۔ مورخہ ۴؍نومبر دعوتِ ولیمہ کے بعد مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب سابق مربی انڈونیشیا نے دعا کروائی۔

عزیزہ نائمہ ماجد محترم چوہدری عبدالواحد صاحب سابق نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی پوتی ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ ڈسکہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸۔ دسمبر ۹۲ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے نومولود کا نام منیب احمد تجویز فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری سلطان علی صاحب مکھن پورہ لاہور کا نواسہ ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۳۰؍نومبر ۹۲ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام نخلت رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر حیدرآبادی کی پوتی اور مکرم میاں عبدالمجید صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔

○ مکرم ضیاء الحسن شاکر صاحب آف ہائیڈل برگ جرمنی کو ۱۲؍اکتوبر ۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام ثمینہ شاکر تجویز کیا گیا ہے۔ بچی مکرم ظہور الحسن صاحب کی نواسی اور مکرم بابو عبدالغفار صاحب کی پڑنواسی ہے

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترم انور احمد ملک صاحب (کراچی) ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر سول ایوی ایشن مورخہ ۲۸؍نومبر ۹۲ء بعمر ۶۸ سال مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ "ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اُسی کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔" آپ مکرم ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور مکرم ملک محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آف پٹنہ (بہار) کے بیٹے تھے۔ بعد مغرب مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے دعا کرائی۔

○ مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب ۱۸ اور ۱۹؍دسمبر ۹۲ء کی درمیانی شب کو رات ایک بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ نہایت مخلص اور سلسلہ کے ساتھ والہانہ عشق رکھنے والے تھے موصوف کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

رضاکار مُعلّمین کی کلاس

○ وقف جدید کے تحت ۱۵؍جنوری ۹۳ء کو رضاکار معلمین کی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ ایسی جماعتیں جہاں تعلیم و تربیت کا انتظام نہیں ہے وہ ایسے افراد جو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں کو مرکز سلسلہ بھجوائیں۔ جو یہاں تین ماہ تعلیم و تربیت حاصل کر کے واپس جا کر جماعتی تعلیم و تربیت کی ضرورت پوری کر سکیں۔ وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے بھجوائیں اور موسم کے مطابق بستر اور قرآن مجید اور کاپی اپنے ہمراہ لاویں۔ قیام طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

بھی کہا کہ تم نے اگر ۳۰ سال دن اور رات عبادت کی ہے تو یہ ایک قابل تعریف فعل ہے۔ لیکن یہ کبھی نہ سمجھنا کہ تم محض اس عبادت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا قرب اور اسکی رضا حاصل کر سکتے ہو بلکہ اگر تم خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرو بلکہ اپنے آپکو ذلیل اور حقیر سمجھو اور ہمیشہ ڈرتے رہو کہ کہیں تمہارے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ نہ ٹھہریں اور وہ اس کے حضور قبولیت کا شرف حاصل نہ کر سکیں پس اگر ساری عمر نہایت اخلاص سے عبادت بجا لانے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کا ایک مخلص بندہ اپنی نجات کے متعلق مطمئن نہیں ہو سکتا۔ تو ایک دن کی عبادت سے وہ کس طرح خوش ہو سکتا ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۱؍جنوری ۱۹۶۱ء)

نئی تعلیمی پالیسی

نئی تعلیمی پالیسی جس کا گذشتہ روز اعلان کیا گیا ہے کے مطابق پرائمری سکولوں کی تعداد سن ۲۰۰۲ء تک ۱۰۶۹۵۷ تک بڑھا دی جائے گی۔ اساتذہ کی تعداد ۳۲۹۰۰۰ سے بڑھا کر ۵۹۴۰۰۰ کر دی جائے گی گویا کہ ۶۶٫۳ فیصد سے بڑھا کر ۹۰ فیصد کر دی جائے گی۔ ثانوی سطح پر ۲۹۰۰۰ مزید سکول کھولے جائیں گے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم کے لئے ۴۰۰ مزید کالج کھولے جائیں گے جبکہ ان کے اساتذہ کی تعداد دگنی کر دی جائے گی۔ ۳۶۴ نئے ڈگری کالج کھولے جائیں گے اور نجی سیکٹر کی مدد سے ۲۰ مزید یونیورسٹیاں کھولی جائیں گی۔ ۳۹ پولی ٹیکنیکل سکول اور ۳۳۳ پیشہ ورانہ مہارت کے سکول کھولے جائیں گے۔

آپ کے خون کا عطیہ ایک قیمتی زندگی بچا سکتا ہے۔

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضورِ انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں۔ کمیٹی کو اُس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

۲۔ مستحق یتامیٰ یا اُن کے وُرثاء توجہ فرمائیں

حضورِ انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

اُمراءِ اضلاع و مربیانِ کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی ، دارالضیافت ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۱ دسمبر۔ آج موسم خوشگوار ہے دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ صدر پاکستان نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں یہ اعلان قومی اسمبلی کے سیکرٹریٹ کے جاری شدہ پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ اگر اپوزیشن نے لیاقت باغ راولپنڈی کے مظاہرہ کے دوران قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کی دکانوں کو لوٹا اور آگ لگائی ملکی املاک کو نقصان پہنچایا اور عوام کو تنگ کیا تو ہم خاموش تماشائی نہیں بنے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں جس کی لاٹھی اسکی بھینس کا قانون استعمال کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے صدر کا اسمبلی توڑنے کا اختیار محدود ہو گیا ہے جنگ لندن کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج پاکستان میں پرامن سیاسی سرگرمیوں کی مکمل آزادی ہے پنجاب میں اس وقت کوئی سیاسی قیدی نہیں۔ میری ذمہ داری ہے کہ بطور وزیر اعلیٰ آئین اور جمہوری اداروں کے تحفظ کے لئے قانون کو حرکت میں لاؤں۔

○ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان افہام و تفہیم برقرار رکھنے کے سلسلے میں اپوزیشن کی عدم شرکت کی وجہ سے اجلاس نہ ہو سکا۔ یہ اجلاس سپیکر نے اتوار کی صبح گیارہ بجے پارلیمنٹ ہاؤس میں طلب کیا تھا۔

○ پی ڈی اے کے ترجمان نے بتایا ہے کہ ۲۲ دسمبر کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لئے اپوزیشن کے لیڈروں کو "وزٹنگ کارڈ" جاری نہیں کئے گئے۔ ان میں ایئر مارشل اصغر خان، ملک محمد قاسم، علامہ ساجد نقوی، بھی شامل ہیں۔ پی ڈی اے کے ترجمان نے کہا کہ اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لئے متعلقہ حکام سے بہت پہلے درخواست کر دی گئی تھی۔

○ علاقے کی بدلتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر کلنٹن انتظامیہ پاکستان کی فوجی و اقتصادی امداد بحال کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک اعلیٰ سطحی امریکی وفد جلد ہی پاکستان آئے گا اور حکام سے امداد اور دوسرے مسائل پر مذاکرات کریگا۔

○ حکومت پاکستان نے ایک خصوصی سیل قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو امریکہ اور جاپان سمیت تمام دنیا کے ممالک کو یقین دلائے گا کہ ان کا ایٹمی پروگرام پرامن مقاصد کے لئے ہے۔ اس سیل کے قائم کرنے کی وجہ اس لئے پیش آئی ہے کہ بیرونی امداد اور قرضے بند ہونے سے پاکستانی معیشت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ بجٹ کا خسارہ ۱۳۰ بلین تک پہنچ چکا ہے۔

○ انسداد دہشت گردی کی عدالت نے اپوزیشن کے رہنما سلمان تاثیر اور ارشد گھرکی کی ضمانت منسوخ کر کے دوبارہ جیل بھیج دیا۔ دونوں رہنماؤں کو ۱۸ نومبر کو لانگ مارچ کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا جس میں بعدازاں دونوں ضمانت پر رہا ہو گئے تھے۔

○ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ ۲۲ دسمبر کو کل پنجاب کے ڈاکٹر ہڑتال کریں گے۔ اس سے اگلے دن وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے دھرنا ماریں گے اور اگر مطالبات منظور نہ ہوئے تو بھرپور تحریک چلائیں گے۔

○ صدارتی آرڈیننس کے خلاف فیصل آباد ڈسٹرکٹ بار کے وکلاء نے گذشتہ روز احتجاجی جلوس نکالا اور جلسہ کیا۔ جلسہ میں تقاریر میں کہا گیا کہ نیا صدارتی آرڈیننس ناقابل معافی جرم ہے اور ہم شہریوں کی غلامی کے چارٹر کو قانونی قوت سے رد کر دیں گے۔

○ تعلیم کے بارے میں نئی قومی پالیسی کا اعلان گذشتہ روز کر دیا گیا۔ جس کا مقصد معاشرے کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا، پرائمری تعلیم عام کرنا اور خواندگی کی شرح آئندہ دس سال میں ۷۰ فی صد تک بڑھانا، عورتوں اور شہری اور دیہی علاقوں کے غریبوں کے لئے تعلیم کی حوصلہ افزائی کرنا، نیا تعلیمی طریقہ رائج کرنا اور ذرائع ابلاغ کو فروغ دینا ہے۔

○ اپوزیشن کی ۲۷ جماعتی سیاسی اتحاد نے موجودہ حکومت سے فیصلہ کن معرکہ کے لئے طویل حکمت عملی تیار کر لی ہے۔ اس سلسلے میں سول نافرمانی کی تحریک اور گوریلا سرگرمیاں شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ نئی تعلیمی پالیسی کے ماتحت نجی شعبے کو یونیورسٹیاں قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ ۲۰ نئی یونیورسٹیاں قائم ہونگی جن میں سے ۴ سرکاری اور ۱۶ نجی شعبے میں ہوں گی۔ وفاقی وزیر تعلیم نے بتایا کہ سرکاری یونیورسٹیاں بھی نجی شعبے میں دینے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

○ وزیر وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار خاں نیازی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ اور موجودہ حکومت میں کرپشن بدعنوانیوں اور بے قاعدگیوں کا کوئی فرق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن مثبت پروگرام سے قوم کو آگاہ کرے تو "مڈٹرم الیکشن" کا اعلان کر سکتے ہیں۔

○ پی ڈی اے کے سیکرٹری جنرل خورشید قصوری نے کہا ہے کہ سلمان تاثیر اور خالد گھرکی کی ضمانت منسوخ ہونے سے ثابت ہو گیا ہے کہ صدر کا حالیہ آرڈیننس سیاسی انتقامی کارروائیوں کے لئے جاری ہوا ہے۔

○ سعودی عرب کے شاہ فہد بن عبدالعزیز نے تمام مسلم دنیا کو طاقتور قوتوں کے خلاف متحد ہونے کی اپیل کی ہے۔ مسلمانوں کی صفوں میں مزید انتشار سے ان قوتوں کے استحکام میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ہم اسلامی اصولوں کو نہیں اپناتے ماضی کی کھوئی ہوئی عظمت حاصل نہیں کر سکتے

○ بھارت نے پاکستان اور بنگلہ دیش پر الزام لگایا ہے کہ وہ بابری مسجد کو سیاسی فائدے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستانی وزیر اعظم و دیگر عہدیداروں کی اشتعال انگیز تقریروں نے بھارت مخالف جذبات بھڑکائے ہیں۔

خوشخبری

نصرت جہاں اکیڈمی کی کتابیں
۲۰ ٪ رعایت پر حاصل کریں۔
نیز کاپیاں بھی دستیاب ہیں۔

رؤف بک ڈپو
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

پتہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔
اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

• چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
• بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
• مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHOUR COURSE
• بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
• سوکھا پن کورس	۶۰/-	MARASMUS COURSE
• بے بی ٹانک	۱۲/-	BABY TINIC
• آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
• بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULER TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھی کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱